محامد محمد ما قبل بعثت

ارشاد شاکر اعوان

مشہور روایات کی رو سے فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کے بیان اور نعت کی روایت کا آغاز اسی وقت سے ہوتا ہے جس دم حضرت آدم کی تخلیق ہوئی۔ چنانچہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب حضرت آدم کو پہلا الہام ہوا تو آپ کو ''ابو محمد،، کہہ کر پکارا گیا۔ آپ نے نور محمدی کو دیکھ کر تعجب سے پوچھا اے میرے پرور دگار یہ کیسا نور ہے۔ ارشاد ہوا۔

''یہ نور اس نبی کا ہے جو تمہاری اولاد میں سے ہوگا، جس کا نام آسمانوں پر احمد اور زمین پر محمد ہے۔ اگر یہ نور نہ ہوتا تو نہ میں تمہیں پیدا کرتا نہ زمین و آسمان پیدا کئے جاتے،،۔

لیکن اس قسم کی روایتیں جس قدر مشہور ہیں ان کی استنادی حیثیت اتنی مستحکم نہیں البتہ سابق کتب سماوی کے مطالعہ سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ ہر آنے والے نبی نے جانے سے پہلے ممدوح کائنات کے آنے کی بشارت دی، اس کی نشانیاں بتائیں اور اس کی صفات بیان کیں۔ مشرق و مغرب کے سبھی انبیاء و مصلحین نے اس روایت کو نبھایا۔ تمام آسمانی کتابیں اور الہامی صحیفے استداد زمانہ کے ہاتھوں ہزار رد و بدل کے باوجود آج بھی اس شہادت کی ادائیگی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ کل اگر کتب سابقہ کے علماء نے زبور، انجیل، تورات اور دوسرے آسمانی صحائف میں نبی آخر الزماں کی صفات کی گواہی دی تو کتاب مقدس اور دیگر یادگاریں بید بینوں اور بد اندیشوں کی کوشش بسیار

کے باوجود آج بھی حضور سرور کونین کی توصیف و تعریف سے سزین نظر آتی ھیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر و ابن العاص نے تورات کے حوالے سے آپ کی یہ صفات بیان کیں۔

''است کے حال کا گواہ، بشارت دینے والا، ڈرانے والا، گروہ امیین کا پناہ دھندہ، سیرا بندہ سیرا پیغمبر، نہ بد خلق نہ سخت سزاج، برائی کا بدلہ برائی سے نہ دینے والا بلکہ معاف کردینے والا اور بخشش دینے والا، سربستہ دلوں کو کشادگی دینے والا،،۔

حضرت عبداللہ بن سلام کہتے ھیں تورات سیں حضورؐ کی صفات لکھی ھیں اور یہ بھی لکھا ھے کہ حضرت سسیح آپ کے ساتھ مدفون ھوں گے۔ حضرت کعب الاحبار رض توریت سے یوں نقل فرساتے ھیں۔

''محمد رسول اللہ سیرے پسندیدہ بندے، بدی کا بدلہ بدی سے نہ دینے والے بلکہ معاف کردینے اور در گزر فرسانے والے ۔ ان کی جائے پیدائش مکہ، مقام ھجرت مدینہ اور مرکز سلطنت شام ھے،،۔

یمن و حضرسوت کے بادشاہ اباکرب نے جسے تبع ثانی کہتے ھیں، یثرب (مدنیہ) پر چڑھائی کی، اوس و خزرج کے اخلاق سے اتنا متاثر ھوا کہ صلح کی درخواست کی، معاھدہ صلح طے کرنے کے لئے اوس و خزرج کی طرف سے اجیحہ بن الحلاج اور بنیاسین قرظی ساسور ھوئے، معاھدہ صلح طے پا جانے کے بعد بنیاسین قرظی نے تبع سے کہا۔ آپ اس شہر کو فتح نہیں کر سکتے تھے۔ بولا کیوں! کہنے لگے یہ شہر ایک نبی کی فرودگاہ ھے جو قریش سے ھوگا۔ تبع نے اس پر یہ شعر پڑھا۔

القی الی نصیحہؔ کی ازدجر   عن قریۃ محجورۃ بمحمد

ترجمہ : اس نے مجھے نصیحت کی کہ میں اس بستی سے ھٹ جاؤں جو محمد کی وجہ سے محفوظ رکھی گئی ھے ۔ پھر اس نے یہ شعر کہے ۔

شھدت علی احمد انه — نبی من اللہ باری النعم
فلو مد عمری الی عمره — لکنت و زیراً له وابن عم
وجاھدت بالسیف اعداءه — و فرجت عن صدره کل غم
له امة سمیت فی الزبور — له امة ھی خیر الامم

ترجمہ : میں نے گواھی دی کہ محمد اللہ کے نبی ھیں جو تمام نعمتوں کا خالق ھے ۔ اگر آپ کی زندگی تک میری عمر نے وفا کی تو میں آپ کا بھائی اور مددگار ھوں گا ۔ تلوار سے میں آپ کے دشمنوں کے خلاف جہاد کروں گا اور آپ کے دل سے ھر غم کو دور کروں گا ۔ آپ کی ایک امت ھوگی جس کا نام زبور میں (آسمانی کتابوں میں) آیا ھے ۔ آپ کی امت امتوں میں بہترین امت ھوگی ۔

تبع کے دو شعر اور بھی مشہور ھیں جو خالص نعت کی ذیل میں آتے ھیں ۔ ان میں آپ کے عہد رسالت تک جینے کی آرزو کی ھے ۔

و یأتی بعده رجل عظیم — نبی لا یرخص فی حرام
یسمی احمد یالیت انی — اعمر بعد مبعثه بعام

ترجمہ : اس کے بعد ایک عظیم انسان آئے گا ۔ وہ ایک نبی ھوگا جو کسی حرام بات کی اجازت نہیں دے گا ۔ اس کا نام احمد ھوگا ۔ اے کاش میں اس کی بعثت کے بعد ایک آدھ سال زندہ رھتا ۔

سیرۃ نبویہ و الآثار المحمدیہ میں ھے کہ ابو ایوب انصاری کا وہ مکان جہاں آپ نے ھجرت مدینہ کے بعد قیام فرمایا اسی تبع نے حضور کے لئے تعمیر

کیا تھا۔ و ذکر ابن اسحاق ان ھذا البیت الذی لابی ایوب بناہ لہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تبع الحمیری۔

کعب بن لوی شاید پہلا شخص تھا جو عروبہ (جمعہ) کے دن لوگوں کو اکھٹا کرکے خطبہ دیا کرتا تھا۔ (کعب بن لوی حضور کے جد امجد تھے۔ سیرۃ نبویہ میں ہے کان بینہ و بین مبعثہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس مأۃ و ستون سنۃ) اپنے ان خطبات میں کعب بن لوی حضور ''النبی المنتظر،، کی بعثت کی بشارات دیتا علامات بتاتا اور صفات بیان کرتا، وہ اپنے ایک خطبہ میں اھل مجلس کو اپنے حرم (کعبۃ اللہ) کی تعظیم اور زیب و زینت سے آراستہ کرنے کی ھدایت کرتا ھے اور حضور نبی کریم کی بعثت کی خوشخبری سناتا ھے۔ کہتا ھے۔

الدار امامکم و اظن غیر ما تقولون، و حرمکم، زینوہ و عظموہ، فسیأتی لہ نبأ عظیم، سیخرج منہ نبی کریم۔

ترجمہ : وہ گھر تمہارے سامنے ھے۔ میرا خیال اس کے برعکس ھے جو تم کہتے ھو۔ وہ تمہاری حفاظت کا ضامن ھے۔ تم اس کو آراستہ کرو۔ اور اس کا احترام کرو۔ کیونکہ عنقریب اس سے متعلق ایک بڑی خبر آنے والی ھے۔ عنقریب اس گھر سے ایک نبی کریم کا ظہور ھونے والا ھے۔

سیرۃ نبویہ میں ان کے کئی ایک اشعار نقل ھوئے ھیں۔ ایک شعر میں وہ اپنی زندگی کی دعا مانگتے ھیں تاکہ آنے والے نبی کی تائید کر سکیں۔

یا لیتنی شاھداً فحواء دعوتہ   حین العشیرۃ تبغی الحق خذلانا

ترجمہ : اے کاش میں اس کی دعوت کے وقت زندہ رھتا جب کہ اس کے اھل خاندان حق کی اعانت سے ھاتھ اٹھا لیں گے۔

عرب میں کاھنوں کی ایک جماعت بھی تھی جو مقفیٰ و مسجع کلام میں لوگوں کو غیب کی خبریں سناتے تھے۔ ظہور اسلام کے قریب یہ لوگ ایک نبی کی آمد کی عموماً پیش گوئی کرتے تھے۔ سفیان بن مجاشع التمیمی نے اپنی قوم کو ایک کاھنہ کے گرد جمع دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گیا، وہ کسی کی اعانت کرنے والوں کی تعریف کر رھی تھی اور اس کے مخالفین کی تباھی و رسوائی کا بیان کرتی جاتی تھی۔ سفیان بولا تجھے تیرے باپ کی قسم بتا وہ کون ھے۔ بولی وہ ایک نبی ھے جس کی غائبانہ تائید ھوگی۔ اور اس کی بعثت کا زمانہ قریب ھے۔

نبی سوید، قد آنی حین یوجد، و دنی اوان یولد یبعث الی الاحمر و الاسود بکتاب لا ینفد، اسمہ محمد۔

ترجمہ: وہ ایک ایسا نبی ھوگا جس کی تائید کی جائے گی۔ میں آؤں گی جب وہ موجود ھوگا۔ وہ وقت قریب ھے جب وہ پیدا ھوگا۔ وہ اسود و احمر کی طرف ایک ایسی کتاب کے ساتھ بھیجا جائے گا جو کبھی ختم نہ ھوگی۔ اس کا نام محمد ھوگا۔ شرح الشفاء میں ھے کہ سفیان نے اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا مگر ع ھر ھوسناکے نداند جام و سنداں باختن۔ بے نام مرا۔

سفیان نے پھر پوچھا وہ عربی ھوگا یا عجمی ، بولی مجھے بلندیوں والے آسمان اور گھنی شاخوں والے درختوں کی قسم وہ معد ابن عدنان کے قبیلے سے ھوگا۔ اما و السماء ذات العنان والشجر ذات الافنان انہ لمن معد بن عدنان۔

— ۲ —

یہ تو وہ لوگ تھے جو اھل کتاب میں سے تھے، شرک و بت پرستی سے متنفر ھوئے اور کتاب کے حوالے سے رسول اکرم کی آمد کے چرچے عام

کرتے رہے، اور خود ان کی بعثت اور تشریف آوری کا انتظار کھینچتے رہے۔ یا وہ لوگ تھے جو اپنے مکاشفات اور پیش گوئیوں کے ذریعے بگڑے ہوئے معاشرے کی اصلاح اور یکسر تباہ شدہ اخلاقی اقدار کے سدھرنے کی امیدیں بندھاتے تھے اور ایک عظیم مصلح اور محسن انسانیت کی ولادت و بعثت کی نویدیں دیتے تھے اور ساتھ ساتھ آپ کی شان بھی بیان کرتے جاتے تھے۔

اب آئیے ان کتب سماوی کی طرف جن میں عہد بعہد کی قطع و برید، کمی بیشی اور ترمیم و تحریف کے باوجود وہ حقیقت جوں کی توں رہی، جس کی بشارتیں وہ کتابیں لے کر آئیں، بلکہ جن کے آنے کا مقصد ہی وہ بشارات لانا تھا — اناجیل اربعہ میں یوحنا کی انجیل نے حضرت عیسی علیہ السلام کے الوداعی پیغامات میں جس(۱) روح حق، مددگار، شفیع، سچائی کی روح اور وکیل کی بار بار بشارت دی ہے اس کی صفات یہ بیان کی ہیں :-

۱- حضرت عیسی کی اصلی تعلیم جسے لوگ بھلا چکیں گے یا جس میں رد و بدل کر دیں گے از سر نو یاد دلانے والا۔

۲- حضرت مسیح کی عظمت و جلال کو دنیا میں قائم کرنے والا، ان کی گواہی دینے والا اور ان پر ایمان نہ لانے والوں کو گنہگار ٹھہرانے والا۔

---

(۱) روح حق مددگار شفیع وغیرہ کے لئے اصل عربی بائیبل مطبوعہ لندن ۱۸۲۱ء، ۱۸۸۳ء میں لفظ فارقلیط استعمال ہوا ہے۔ پہلے پہل اردو بائیبل میں بھی یہی لفظ تھا بعد میں اسے شفیع وکیل کے معنوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ دراصل فارقلیط یونانی لفظ پیرکلی‌طوس یا پیرکلو طوس کا معرب ہے جس کا مطلب احمد ہے۔ برنباس نے لفظ احمد بحال رکھا۔ (انجیل برنباس سعادت خلیل بک)

۳ - اپنی طرف سے کچھ نہ کہنے والا، بلکہ اللہ تعالی کی بتائی ہوئی باتیں بیان کرنے والا۔

یوحنا نے جب بپتسمہ دینا شروع کیا تو یروشلم سے فریسیوں کے فرستادہ کاھن اور لاوی اس سے پوچھنے لگے کیا تو ایلیا ہے ؟ کیا تو مسیح ہے ؟ کیا تو وہ نبی ہے ؟ تو اس نے جواب دیا۔

''نہیں میں تو اس کے جوتے کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں،،۔ ''وہ نبی،، ابدالآباد تک تمہارے ساتھ رہے گا۔

اس کے علاوہ یوحنا، لوقا، اعمال، کتاب پیدائش، مکاشفہ یوحنا اور استثناء میں حضور کی یہ صفات بیان ہوئی ہیں۔

''زور آور، روح القدس، دنیا کا سردار، بنی اسرائیل کے بھائیوں (بنی اسماعیل) سے آنے والا، موسی علیہ السلام کا مثیل (صاحب شریعت، صاحب کتاب، صاحب ھجرت) اور تاریخ شاھد ہے کہ حضرت موسی کے بعد آنحضرت سے پہلے کوئی نبی ان صفات سے متصف نہیں ہوا۔ (رحمۃ للعالمین از قاضی محمد سلیمان) ۔

فاران سے ظاہر ہونے والا، جب تک سورج رہے گا اس کا نام رہے گا، ایک ابدی عہد باندھنے والا تاکہ اولاد ابراھیم ابدالآباد تک خدا کی جاننے والی رہے، سچا برحق اور راستی کے ساتھ انصاف کرنے والا بہت سے تاجوں والا، بادشاہوں کا بادشاہ، اور خداوندوں کا خداوند یعنی جامع الکمالات نبی۔

کتاب تسبیحات سلیمان میں تو صاف طور پر آپ کو محمد کے نام نامی سے یاد کیا گیا ہے۔ سات برس کی عمر میں آپ کو آشوب چشم کا عارضہ ہوا تو دادا محترم آپ کو عکاظ کے ایک راہب کے پاس لے گئے جو امراض چشم کا ماہر تھا، اس نے آنحضور کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی ہے جسے حضرت سلیمان

— خلو محمدیم کا خطاب دے چکے ہیں -(۲)

سہاتما بدھ نے نندا کو اپنی رخصتی کے وقت تسلی دیتے ہوئے کہا۔ میں کوئی آخری بدھ نہیں۔ اپنے وقت پر دنیا میں ایک اور بدھ آئے گا، — مقدس، منور القلب، عمل میں دانائی سے لبریز، مبارک، عالم کائنات اور انسانوں کا عدیم النظیر سردار جو غیر فانی حقائق میں نے ظاہر کئے وہ بھی ظاہر کرے گا۔ وہ ایک مکمل ضابطه حیات اور مکمل نظام زندگی کی تبلیغ کرے گا۔

ویدوں میں آپ کے والد بزرگوار کا نام وشنو بھگت (عبداللہ) والدہ ماجدہ کا نام سمانی (آمنہ) جگه پیدائش سالمدیپ (عرب) اور تاریخ پیدائش بارھواں دن سوموار بتائی گئی ہے۔ ویدوں نے آپ کو جگت گرو (سرور عالم) محامد، محمت، اور کاینکی اوتار (خاتم النبیین) کے لافانی خطابات سے یاد کیا ہے۔ بھگوت، کلکی پران اور بھوشید پران کے علاوہ سام وید کے پھاٹک ۲ کھنڈ ٦ منتر ۸ آپ کی صفت یوں بیان کرتا ہے۔

احمدی پتوپرسیدھیا امرتسیه جیاگره اهم سوویه ایوجنی

(احمد نے اپنے رب سے پر حکمت شریعت پائی (جس کے سبب) میں سورج کی طرح روشن ہو رہا ہوں)

— ۳ —

الغرض ہر آنے والا آیا اور آنے والے (ص) کی آمد آمد کے چرچے چھوڑ کر چلا گیا اور پھر جب دنیا اور دنیا میں رہنے والوں کو رہبان و احبار، موحدین

---

(۲) خلو محمدیم زه دودی زه دوعی یا بنوت یروشلم ۔ وہ سراپا ستودہ صفات ہے، یه ہے میرا محبوب ، یه ہے میری جان، اے یروشلم کی بیٹیو ! (سیرۃ رسول نمبر ماہ نو کراچی ۱۹٦۳ء)

و متکلمین اور منجم و کہان نے اس بشارت عظمی کے دیدار کے لئے سراپا اشتیاق بنا دیا تو وہ گھڑی بھی آئی جب تمام دنیا کی یہ بشارت عظمی، دعائے خلیل کا یہ ثمرہ اور مسیحا کی یہ نوید پوری ہوئی، فتح الباری اور مواھب کے مطابق ایک یہودی جس کا نام واقدی کے نزدیک یوسف تھا مکہ آرہا تھا، اس نے قریش سے کہا ۔

''آج کی شب کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ آج کی شب امت کا نبی پیدا ہوا ہے اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک نشانی (مہر نبوت) ہے''

قریش نے تحقیق کیا تو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے ھاں بچہ پیدا ھوا تھا جس کا نام دادا نے محمد اور ماں نے فرشتے سے بشارت پا کر احمد رکھا تھا۔ یہودی نے مہر نبوت دیکھی تو بے ھوش ھوگیا۔ ھوش میں آنے کے بعد کہنے لگا اے گروہ قریش ! بنی اسرائیل سے نبوت ختم ھوئی۔ سن رکھو ! یہ تم پر ایسا غلبہ پائے گا کہ اس کی خبر مشرق و مغرب سے شائع ھوگی۔ جب حلیمہ سعدیہ نے آپ کو ایک یتیم بچہ دیکھ کر رضاعت میں لینے میں تامل کیا تو سیدہ آمنہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا ۔

یا ظیر سلی عن ابنك فانه سیکون له شان

جب حلیمہ سعدیہ آپ کو لے کر چلیں تو سیدہ آمنہ نے یہ شعر پڑھے اور شاید ظہور قدسی کے بعد آپ کی شان میں کہے گئے اشعار میں انہی کو اولیت حاصل ہے ۔

اعیذ باللہ ذی الجلال   من شرما مر علی الجبال
حتی اراہ حامل الحلال   و یفعل العرف الی الموال
و غیرھم من حشوۃ الرجال

میں اپنے بیٹے کو خدا کی پناہ میں دیتی ہوں اس شر سے جو پہاڑوں

پر چلتا ہے ۔ یہاں تک کہ میں اسے شتر سوار دیکھوں اور دیکھ لوں کہ وہ غلاموں اور درماندہ لوگوں کے ساتھ نیک سلوک اور احسان کرنے والا ہے ۔

سیف ذی یزن حمیر (یمن) کا ایک ناسور اور صاحب فضل و کمال بادشاہ تھا، اس کے دربار میں قریش کا ایک تہنیتی وفد پہنچا اور حاضری کی اجازت چاہی ۔ بادشاہ نے کہلا بھیجا کہ تم میں سے جو شخص شاہانہ آداب گفتگو سے واقف ہو وہ آئے ۔ خواجہ عبدالمطلب تشریف لے گئے ۔ آپ نے اپنا مدعا اس فصاحت سے بیان کیا کہ بادشاہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا ۔ آپ سے آپ کا نام و نسب پوچھا اور قافلے کو مہمان خانے میں ٹھہرانے کا حکم دیا، فارغ وقت میں پھر آپ کو بلایا اور کہنے لگا میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ آپ کے گھرانے سے ایک نبی پیدا ہوگا ۔ جس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی ۔ اور یہ کہ اس کی ولادت باسعادت کا زمانہ بھی یہی ہے ۔ اس کا نام محمد ہوگا ۔ اس کا والد اور والدہ دونوں فوت ہو جائیں گے اور اس کی پرورش اس کے دادا اور چچا کریں گے ۔ شرح الشفا میں لکھا ہے کہ جب خواجہ عبد المطلب نے اس کی یہ تقریر سنی تو فرط انبساط اور وفور جذبات سے سجدے میں گر پڑے ۔ سیف نے آپ کو اٹھایا اور آنحضور کی شان یوں بیان کرنے لگا ۔

واللہ باعثہ جھاراً وجاعل لہ منا انصاراً یعزبھم اولیاءہ و یذل بھم، اعداءہ و یضرب بھم الناس علی عرض و یسبح بھم کرام الارض، یعبد الرحمن، و یدخر الشیطان و یخمد النیران و یکسر الاوثان — قولہ فصل و حکمہ عدل یامر بالمعروف و یفعلہ و ینھی عن المنکر و یبطلہ ۔

ترجمہ : اللہ اسے علانیہ مبعوث کرے گا اور ہم میں سے اس کے لئے مددگار بنائے گا ۔ جن کے ذریعے اس کے دوستوں کو عزت اور اس کے دشمنوں

کوذلت دے گا۔ لوگ ان سے پہلو تہی کریں گے اور زمین کے شرفاء ان کا ساتھ دیں گے۔

وہ رحمان کی بندگی کرے گا اور شیطان کو ذلیل کرے گا۔ وہ آگوں کو بجھائے گا، بتوں کو توڑے گا۔ اس کی بات دوٹوک ہوگی۔ اس کا حکم مبنی بر انصاف ہوگا۔ وہ نیکی کا حکم دے گا اور خود بھی نیکی کرے گا۔ برائی سے روکے گا اور خود بھی برائی سے کنارہ کش ہوگا۔

ایام جوانی میں قیام امن کی کوششوں اور دوسرے نیک کاموں کی وجہ سے قوم آپ کو ''صادق،، اور ''امین،، کہہ کر پکارتی تھی۔ حجر اسود کے قضیہ پر جب اتفاقاً آپ سب سے پہلے حرم میں داخل ہوئے تو لوگ یک زبان ہوکر پکار اٹھے ھذا الامین رضیناہ، امین آگیا ہم ان کا فیصلہ قبول کرتے ہیں۔

سفر شام سے واپسی پر جب حضرت خدیجہ نے اپنے غلام میسرہ کی زبانی آپ کی صفات اور بحیرہ و نسطورہ راہبوں کی باتیں سنیں تو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل سے ان کا ذکر کیا۔ بزرگ ورقہ الہیات کے بہت بڑے عالم اور مذہبا عیسائی تھے۔ ورقہ نے اس موقع پر اپنا وہ مشہور قصیدہ کہا جسے بعض مورخوں اور سیرت نگاروں نے وحی اولی کے واقعہ سے منسوب کیا ہے۔ جو صحیح نہیں۔ ہمارے اس دعوے کی پہلی دلیل تو یہ ہے کہ یہ قصیدہ ابن ہشام نے اپنی کتاب سیرۃ ابن ہشام میں (جسے اولین قریبی ماخذ کی حیثیت حاصل ہے)۔ حدیث خدیجہ کے عنوان کی ذیل میں نقل کیا ہے جو واقعہ نکاح کے بعد آتا ہے اور باب ۳۱ میں ہے جب کہ وحی اولی کے نزول کا واقعہ باب ۴۰ میں ہے۔ دوسری دلیل خود قصیدہ کے اشعار کا مفہوم ہے جن

میں وہ (ورقہ) پیغمبر آخر الزمان کی بعثت کا انتظار کرتے کرتے تنگ آچکے ھیں۔ ان کا انتظار طول کھینچ گیا ھے۔ خدیجہ سے ایک کے بعد ایک وصف سن کر انہیں امید پیدا ھوجاتی ھے کہ وہ پیغمبر یہی ھے۔ وہ ارمان ظاھر کرتے ھیں کہ اگر میں ان کے اعلان نبوت تک زندہ رہا تو ان کا ساتھ دوں گا کیونکہ جو ان کی مخالفت کرے گا ذلیل و خوار ھوگا اور اگر میں مر گیا تو ھر جوان کو مرنا ھے۔

ظاھر ھے کہ یہ وحی کے نزول کا زمانہ نہیں ھو سکتا ورنہ وہ اس قسم کی مایوسی اور حسرت کا اظہار کیوں کرتے۔ بھر حال اس تاریخی قصیدے کے منتخب اشعار پیش خدمت ھیں جسے نعت شہ کونین کی تاریخ میں پہلے باقاعدہ قصیدہ کی حیثیت حاصل ھے۔

لججت و کنت فی ذکری لجوجا — لھم طالما بعثت النشیجا
و وصف من خدیجۃ بعد وصف — فقد طال انتظاری یا خدیجا
ببطن المکتین علی رجائی — حدیثک ان اری منہ خروجا
بما خبرتنا من قول قس — من الرھبان اکرہ ان یعوجا
و یظھر فی البلاد ضیاء نور — یقیم بہ البریۃ ان تموجا
فیا لیتی اذا ما کان ذاکم — شھدت و کنت اکثرھم ولوجا

وان اھلک فکل فتی سیلقی
من الا قدار متلفۃ خروجا

ترجمہ: میں اس کی یاد میں ضدی ھوگیا اور میں نے اصرار کیا ایک ایسے غم کے لئے جس نے میری ھچکیاں بندھا دیں۔ خدیجہ سے اس کی ایک صفت کے بعد دوسری صفت سنتا رہا۔ اے خدیجہ میرا انتظار بہت لمبا ھو چکا

ہے ۔ دونوں مکہ کے بیچ کی وادی میں میری امید پر تمہارا یہ کہنا کہ میں اس سے باہر نکلوں گا ۔ تم نے مجھے قس بن ساعدہ کی بات بتائی جو راہبوں میں سے ہے ۔ اس نے جانا پسند نہ کیا ۔ ہر طرف اس کے نور کی روشنی پھیل جائے گی جس میں لوگ گمراہی سے بچ کر صحیح راستے پر آجائیں گے ۔ اے کاش میں اس وقت موجود رہوں اور لوگوں کے مقابل سب سے زیادہ عمل دخل رکھوں ۔ اور اگر میں مرجاؤں تو ہر انسان کو ہلاکت سے دو چار ہونا ہے ۔

غار حرا میں جب پہلی بار آپ پر وحی نازل ہوئی تو حضرت خدیجہ نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے یہ تاریخی الفاظ کہے ۔ كلا والله ما يخزيك الله ابدا ۔ انك تصل الرحم و تحمل الكل و تكسب المعدوم وتقرى الضيف و تعين على نوائب الحق ۔

تاہم وہ آپ کو بزرگ ورقہ کے پاس لے گئیں اور بعض روایات کے متعلق حضرت صدیق رض کے ہمراہ ورقہ کے پاس بھیج دیا ۔ بزرگ ورقہ نے حالات سنے تو حضور کے سر مبارک پر بوسہ دیا اور کہنے لگا ۔

قدوس قدوس والذى نفسى بيده انك لنبى هذه الامة ولقد جاءك الناموس الاكبر الذى جاء موسى ولتكذبنه ولتوذينه و لتقاتلنه ولتخرجنه و لئن ادركت ذالك اليوم لا نصرن الله نصراً ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بزرگ ورقہ جلد ہی وفات پاگئے مگر ان الفاظ سے ان کے جذبات و احساسات کا اندازہ ہوتا ہے ۔ پیغمبر کی نبوت پر گواہی دینا کوئی معمولی بات نہیں ۔ بعض نقادوں کا خیال ہے کہ ورقہ یہ گواہی دے رہے تھے تو ایمان ہی کیوں نہ لائے ؟ اس سے دراصل ان کا مدعا اس واقعہ کو جھٹلانا ہے ۔ لیکن ذرا غور کیا جائے تو معاملہ واضح ہوجاتا ہے ۔

بزرگ ورقه ایمان کس پر لاتے جب کہ خود پیغمبر کو بھی اس واقعہ سے از حد خوف لاحق تھا وہ خود نہیں جانتے تھے کہ یہ کیا ہوگیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ امام بخاری نے بخاری شریف میں واضح الفاظ میں انہیں پہلے صحابیؓ کی حیثیت سے یاد کیا ہے۔ اور حضور نے ان کی برائی سے منع فرمایا ہے۔

انه اول الصحابة کان شیخا کبیرا۔ یقرء الکتاب و یعرف العبرانیة۔ قال لا تسبوا ورقة۔ (شرح الشفا جلد ثالث ص ۲۹٦)

ترجمہ : وہ سب سے پہلے صحابی ہیں۔ وہ ایک بڑے بزرگ تھے۔ کتاب پڑھتے تھے اور عبرانی زبان جانتے تھے، فرمایا ورقہ کو برا نہ کہو۔

مآخذ

(۱) نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب۔ مولانا اشرف علی، فصل دوم روایت سوم

(۲) مشکواۃ المصابیح، ترجمہ اردو

(۳) سیرۃ النبویه والآثار المحمدیه ۔ از سید احمد زینی برحاشیه سیرۃ حلبی الجزء الاول، مطبوعہ مصر

(۴) سیرۃ حلبی جزء الاول، مطبوعہ مصر

(۵) شرح الشفا (قاضی عیاض) شهاب الدین الخفاجی جلد ثالث، مطبوعہ مصر

(٦) رحمة للعالمین ۔ قاضی سلیمان منصور پوری جلد اول دوم سوم، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز

(۷) طبقات ابن سعد حصه اول، اخبار النبی، مصنف محمد بن سعد

(۸) ذکر حبیب ، مولانا محمد اسماعیل ذبیح ، مطبوعه هفت روزه منزل هری پور ۱۹۷۵ء

(۹) کتاب مقدس۔ مطبوعه بائیبل سوسائیٹی لاهور

(۱۰) انجیل برنباس اردو، سعادت خلیل بک مطبوعه ۱۹۲۶ء

(۱۱) انجیل برنباس اردو پروفیسر بشیر محمود اختر مطبوعه ۱۹۷۶

(۱۲) النبی الخاتم۔ مولانا مناظر احسن گیلانی

(۱۳) سید الانبیاء ظهیر احمد تاج شائع کرده پی ای ایس ایچ سوسائیٹی کراچی

(۱۴) سیرة رسول نمبر ماه نو کراچی جولائی اگست ۱۹۶۳ء

(۱۵) سیرة ابن هشام اردو جلد اول مطبوعه شیخ غلام علی اینڈ سنز

— — —